# اَنْوَارُ الْآثَارُ الْمُخْتَصَّةُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

امام حافظ ابو العباس احمد بن معدّ بن عیسی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی: ۵۵۰ھ

ترجمہ بنام:

## درود و سلام کے فضائل و برکات

مترجم:

حضرت مولانا عبد الرب شاکر عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی

پیش کش:
مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
DARUL IFTA AHLESUNNAT

# فہرستِ مشمولات

# پیشِ لفظ

قارئین کرام! دُرودِ پاک کے متعلق بہت سے علمائے کرام نے کُتب لکھی ہیں، مگر چھٹی صدی ہجری کے عظیم بزرگ امام، حافظ، ابو العباس احمد بن معدّ اقلیشی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ نظر کتاب "اَنْوَارُالآثَار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی المختار" اس موضوع پر اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے، کیونکہ اس میں احادیثِ مبارکہ کو ذکر کرکے حواشی میں ان کی مزید تائیدات کو بیان کیا گیا ہے اور کئی مقامات پر حدیث کی فنی بحث بھی موجود ہے، جو اس کتاب کے متعلق نہایت ذوق افزا اور اس کو پڑھنے کے لیے راغب کرنے والی بات ہے، لیکن چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی، جس سے عجمی اَفراد کا مستفیض ہونا دشوار تھا، عوام کی آسانی کے لیے متنِ احادیث پر اِعراب لگائے اور آسان انداز میں ترجمہ اور تخریج کا کام کیا تاکہ عوام اچھے انداز سے مستفیض ہو سکے اور اس کا اردو میں نام "دُرود و سلام کے **فضائل و برکات**" رکھا گیا۔ اللہ کریم اس کے مصنف کو خیرِ کثیر عطا فرمائے اور اس کے مترجم کو بھی برکاتِ کثیرہ سے نوازے۔

# شرفِ انتساب

میں اپنی اس کوشش کو **شیخ القرآن مفتی اہلسنت مفتی محمد قاسم عطاری** سَلَّمَہُ الْبَارِیْ کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے فضائل پر لکھی گئی مایہ ناز تصنیف "اَنْوَارُ الْآثَارُ اَلْمُخْتَصَّۃُ بِفَضْلِ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارْ" کا ترجمہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور میری دینی و دنیوی معاملات میں احسن انداز میں رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صدقے استاذ محترم شیخ القرآن زِیْدَمَجْدُہ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

# مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں اور ہمارے سردار اور ہماری شفاعت کرنے والے محمد بن عبداللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے تمام اہلِ بیت اور اصحاب پر کامل واکمل درود وسلام ہو۔

اے اللہ! ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر رحمت نازل فرما جب جب ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور اے اللہ! ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر رحمت نازل فرما جب جب غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔

حمد وثناء کے بعد! یہ کتاب حُجم کے لحاظ سے چھوٹی ہے مگر نفع وشان کے لحاظ سے بہت بڑی ہے جس میں اس کے مصنف نے ایسی احادیث اور فوائد کو شامل کیا ہے کہ جن کا تعلق ہمارے رسول و سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جن کو اللہ پاک نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، ان پر دُرود و سلام بھیجنے سے ہے، اللہ پاک ان (اس کتاب کے مصنف) پر رحمت فرمائے اور ان کو اپنی وسیع جنتوں کا مکین بنائے۔

اس رحمت کے مَظاہر سے اس شخص کے لیے بھی عظیم اجر وثواب ہے کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود وسلام کی کثرت کرے، جیسا کہ مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کہتے ہیں کہ جب جب تم اپنے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود پڑھو، تو ان پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کہ بیشک یہ نجات پانے کا وسیلہ اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عمدہ ترین تعلقات قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود و سلام پڑھنے میں مشغول ہونا کسی وقت اور زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے، جیسا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود شریف کا التزام کرنے والے کے لیے درود پاک کی کسی معین تعداد کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام کی ترغیب کے حوالے سے ترمذی وغیرہ کی وہ حدیث ہے جو حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ وہ اپنا کتنا وقت حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر درود و سلام میں صَرف کریں؟ تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں یہ ارشاد فرماتے رہے کہ درود پاک کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت دینا افضل ہے، حتی کہ روایت میں یہاں تک ہے کہ جب اُس صحابیِ رسول رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ عرض کیا کہ وہ (فرائض وغیرہ کے بعد) اپنا تمام وقت نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے میں گزاریں گے، تو ارشاد ہوا کہ اس سے ان کے معاملات میں کفایت کی جائے گی اور گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اے اللہ! ہماری زبانوں اور دلوں کو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے میں مشغول کر دے اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے کے اوقات میں ہمارے (ہونے والے) اعمال کو مقبول بنادے۔

اے اللہ! نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ابتدا و انتہا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رحمت اور سلامتی نازل فرما اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر بھی نازل فرما۔

# ترجمة المؤلف

**مؤلف کا نام اور کنیت:** آپ کا نام احمد بن معدّ بن عیسیٰ بن وکیل تجیبی اندلسی ہے اور ابو العباس اقلیشی کے نام سے مشہور ہیں۔

**پیدائش اور پرورش:** آپ دانیہ شہر میں پیدا ہوئے اور آپ کے والد کا تعلق اصل میں اقلیش سے تھا جو اندلس علاقہ طلیطلہ (ٹولیڈو) کا ایک شہر ہے۔

**تعلیم اور سفر:** آپ نے دانیہ شہر میں پرورش پائی، اپنے والد اور ابو العباس ابن عیسی رحمۃ اللہ علیہم سے احادیث سماعت کیں، پھر آپ نے والنسیا کا سفر کیا، جہاں آپ نے ابو محمد آل بطلیموسی سے عربی سیکھی اور اپنے بہنوئی ابو الحسن بن سبیطہ دانی، ابو محمد قلنی، عباد بن سرحان، ابن خیرہ، اور ابن الدباغ اور دیگر علماء رحمۃ اللہ تعالی علیہم سے احادیث سماعت کیں۔ آپ نے 542ھ میں مشرق کی طرف سفر کیا اور فریضہ دینی ادا کیا اور مکہ میں دو سال مقیم رہے، حجاز جاتے ہوئے اسکندریہ سے گزرے، تو آپ کی ملاقات شیخ ابو طاہر سلفی سے ہوئی، پس ان سے احادیث پڑھیں اور لکھیں۔ اور مکہ میں آپ نے ابو الفتح الکروخی سے "جامع الترمذی" سماعت فرمائی۔

**آپ کی علمی حیثیت اور تصنیفات:** امام سلفی نے اپنی "معجم" میں کہا ہے کہ احمد بن معد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بہت سی زبانوں، گرائمر اور شرعی علوم کے جاننے والے تھے اور اہل ادب و تقویٰ سے تعلق اور مختلف علوم کی معرفت رکھنے والے تھے۔

امام الفاسی نے آپ کے بارے میں "العقد الثمین" میں ابن الابار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: آپ لوگوں کی اصلاح اور زہد میں سب سے آگے اور دنیا ومافیہا سے اعراض کرنے کے ساتھ ساتھ ایک صوفی عالم اور ایک عمدہ شاعر تھے۔

## تصنیفات:

(1) الانباء فی حقائق الأسماء والصفات

(2) الباقیات الصالحات فی بروز الأمهات

(3) البحر المزید فی الموضوعات

(4) الدر المنظوم فیما یزیل الهموم والغموم

(5) سر العلوم والمعانی فی السبع المثانی

(6) شفاء الظمآن فی فضل القرآن

(7) أنوار الآثار بفضل الصلاۃ علی النبی المختار

(8) الغُرَر من کلام سید البشر

(9) الکوکب الدری المستخرج من کلام النبی العربی

(10) المنجم من کلام سید العرب والعجم

**فائدہ:** جن چیزوں کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے، اس کے متعلق امام سخاوی نے اپنی کتاب "القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع" میں صفحہ 360 پر کہا: ابو عباس اقلیشی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا کہ آپ جنت میں خراماں خراماں چل رہے ہیں، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ مقام اپنی کتاب "الاربعین المختصۃ بفضل الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم" [1] کی تصنیف کے دوران رسول اللہ

1۔۔اس سے یہی "انوار الآثار" مراد ہے، کیونکہ یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت سے متعلق

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے کی وجہ سے حاصل ہوا ، جس پر میں نے خود کو کاربند کیا ہوا تھا۔

**وفات:** آپ کی وفات کی جگہ کے ذکر میں کئی ذرائع کا اختلاف ہے۔امام السلفی نے اپنی "معجم" میں ذکر کیا ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی وفات مکہ میں ہوئی اور القفطی نے ان سے ہی "انباہ الرواۃ" میں نقل کیا ہے۔

بہر حال امام الفاسی نے "العقد الثمین" میں ذکر کیا کہ ابن الابار نے بالائی مصر کے شہر " قوص" میں ان کی وفات کا اشارہ دیا ہے اور بعد میں اس کی تلافی کرتے ہوئے "تکملة الصلة" میں ابن عباد سے نقل کیا ہے کہ یہ اس قول کے خلاف ہے جس کا ذکر امام السلفی نے "معجم السفر" میں کیا ہے، پھر فرمایا: حافظ منصور ابن سلیم اسکندری نے آپ کی مکہ میں وفات والے قول پر اعتماد کیا ہے۔

امام مخلوف نے "شجرة النور الزكية" میں ذکر کیا ہے کہ آپ مصر میں فوت ہوئے اور مصر کے شہر گیزہ میں دفن ہوئے۔

شاید صحیح قول وہی ہے جسے امام السلفی نے ذکر کیا اور حافظ اسکندری نے اس کی تصدیق کی ہے، جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ آپ نے حجاز جاکر فریضہ دینی ادا کیا اور مکہ میں مقیم رہے، لہذا ان کی وفات مکہ میں رہتے ہوئے اس دوران ہوئی کہ جب آپ 542ھ میں مشرق کی طرف روانہ ہوئے، اور آپ کی وفات 550ھ میں ہوئی۔

---

چالیس احادیث پر مشتمل ہے۔ نیز اس کے بعض نسخوں میں اس کا نام "الانوار فی فضل النبی المختار ﷺ" بھی آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتِ واسعہ فرمائے اور اپنی کشادہ جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

## منظور شدہ مخطوطہ کی تفصیل:

یہ نسخہ مراکش کے عوامی کتب خانے میں موجود کتابوں سے لیا گیا ہے جو کہ واضح اور صاف نسخہ ہے، یہ صفحہ (508) سے صفحہ (516) تک ہے اور اس کی سطریں (24) ہیں، جبکہ نویں صدی ہجری کے آس پاس یہ مخطوط نقل ہوا ہے۔


بسم الله الرحمن الرحيم
أخبرنا الشيخ الفقيه الإمام المحدث المقرئ أبو القاسم عبد الرحمن بن حسن بن حرزهم
أن الشيخ الفقيه الأجل النبيه الأمين أبو عبد الله محمد بن الشيخ الفقيه الإمام أبي عبد الله محمد بن
محارب القيسي حدثه بقراءته عليه في الثالث والعشرين من ذي القعدة سنة إحدى وثلاثين وستمائة أنا الشيخ
الأجل أبو الجود حاتم بن سنان بن بشر بن إبراهيم الحوراني الجبلي قراءة عليه وأنا أسمع في يوم
الثلاثاء التاسع من محرم سنة تسعين وخمسمائة بفسطاط مصر أنا الشيخ الإمام العالم
أبو العباس أحمد بن معد بن عيسى بن وكيل التجيبي الأقليشي قراءة عليه وأنا أسمع في سنة سبع وأربعين
وخمسمائة بها قال: أستخير الله الواحد الملك القهار بعد حمده الذي هو أنفس
الأذكار وصلاة على نبيه الطاهر المختار في جمع أربعين حديثا من الآثار المختصة بفضل
الصلاة على نبيه نور الأنوار للبليل المصلي عليه من صنائعها أصفى شعار ويلهج بها لسانه في
العشي والإبكار وبخص يوم الجمعة منها بمزيد إذكار فقد خرج أبو داود في كتاب
السنن عن أوس بن أوس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أفضل
أيامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فأكثروا علي من
الصلاة فيه فإن صلاتكم معروضة علي قالوا وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت قال
يقولون بليت قال إن الله تعالى حرم على الأرض أجساد الأنبياء صلى الله عليه وسلم
فأكثروا من الصلاة على نبيكم صلى الله عليه اليوم العظيم وفي غيره فإن
لكم في ذلك اختصاصا ببركته وحرزه وأنت أولى الناس به يوم القيامة وأقربهم منه
دار المقامة فقد خرج البزار في مسنده عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم علي صلاة في الدنيا صلى الله
عليه وسلم ومهما صليت على نبيك فأكثر عليه من الصلاة فإنها وسيلة لنيل الرجاء وذريعة
لأنفس الصلات ولك بكل صلاة صليتها عشر صلوات يصليها عليك جبار الأرض
والسماوات مع حط سيئات ورفع درجات وصلاة ملائكته الكرام عليك في ذلك.

قال أنت الذي تزهد الناس في الدنيا وترغب فيها قال فقلت قد كان ذلك ولكنني ما أخذت
مجلسنا الأوقات بالثناء عليك وتنبيت بالصلاة على نبيك صلى الله عليه وسلم وتلبث بالنصيحة
لعبادك قال صدق ضعوا له كرسيا في سماواتي فيمجدني في سماواتي بين ملائكتي كما مجدني ٨
في أرضي بين عبادي قال أحمد بن عطا الروذباري سمعت أبا القاسم عبد الله المروزي
يقول كنت وأبي نتقابل بالليل الحديث فرئي في الموضع الذي كنا نتقابل فيه عمود من نور
بلغ عنان السماء فقيل ما هذا النور فقيل صلاتهما على رسول الله صلى الله عليه وسلم وشرف
وكرم آخر الكتاب والحمد لله الموفق للصواب

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیں شیخ، فقیہ، امام، محدث ابو القاسم عبد الرحمٰن بن حسن بن حمزہ نے خبر دی، آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ فقیہ اجل ابو عبد اللہ محمد بن الشیخ فقیہ امام ابو عبد اللہ محمد بن محارب القیسی نے 23 ذوالقعدۃ 631ھ میں ان پر حدیث پڑھنے کی خبر دی، ہمیں شیخ اجل ابوالجود حاتم بن سنان بن بشیر بن ابراہیم حربی نے خبر دی کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں اس کو 9 محرم بروز منگل 590ھ میں مصر کے دار لحکومت فسطاط میں سن رہا تھا، ہمیں شیخ فقیہ ابو العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل التجیبی نے خبر دی کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں اس کو 549ھ میں سن رہا تھا، پس انہوں نے فرمایا: میں اللہ واحد، قادر مطلق سے اس کی حمد کے بعد جو سب سے نفیس ذکر ہے اور نورالانوار نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود پڑھنے کے بعد خیر کا سوال کرتا ہوں، تاکہ درود پڑھنے والا اس کی روشنیوں سے اپنے دامن کو مزید وابستہ کرلے اور صبح وشام اس کی زبان درود پڑھنے میں لگی رہے اور جمعہ کے دن کو زیادہ درود پاک پڑھنے کے ساتھ خاص کرے۔

### جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو

"عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ" قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: بَلَيْتَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"[2] ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ

---

2۔۔ سنن ابی داود، ج2، ص279، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ / اس حدیث کو امام نسائی نے بھی "سنن کبری" جلد 1، صفحہ 519

رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن بیہوشی طاری ہو گی، لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: ہمارا درود آپ پر کس طرح پہنچے گا، حالانکہ آپ کے وصال کو مدت ہو چکی ہو گی؟ یعنی وہ کہنا چاہ رہے تھے کہ آپ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہو گا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

## بروزِ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین کون شخص ہو گا؟

لہذا اس عظیم دن اور دوسرے ایام میں بھی اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام کی کثرت کرو، کیونکہ یہ خاص طور پر تمہارے لیے برکت اور بھلائی کا باعث ہو گا اور تم قیامت کے دن اس کی برکت سے لوگوں میں سے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زیادہ قریب ہو گے۔ (جیسا کہ حدیث پاک میں ہے) "عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَا کُمْ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُ کُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا" (3)

---

پر اور امام ابن حبان نے "صحیح ابن حبان" جلد 3 (حدیث 910)، صفحہ 190 پر اور امام حاکم نے "مستدرک للحاکم" جلد 1، صفحہ 278 پر روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے، امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

3-- مسند البزار، ج 5، ص 192، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ / البحر الزخار، جلد 4، صفحہ 278، حدیث 1446۔ امام ترمذی نے "سنن ترمذی" جلد 2 (حدیث 484)، صفحہ 354 پر نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے اور امام ابن حبان نے "صحیح ابن حبان" جلد 3 (رقم الحدیث 911)، صفحہ 192 پر روایت کیا۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔

اور جب تُو اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود پڑھے، تو کثرت کے ساتھ پڑھ کہ بیشک یہ نجات پانے کا وسیلہ ہے اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عمدہ ترین تعلقات قائم کرنے کا ذریعہ ہے اور تیرے ہر دُرود کے بدلے زمین و آسمان پر غالب آنے والا (اللہ تعالیٰ) تجھ پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، دس گناہ مٹائے گا اور دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے معزز فرشتوں کی دعائیں اس مقام میں تم پر نازل ہوں گی۔

## ایک درود شریف، دس رحمتوں کے نزول کا سبب

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا"(4) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## پُر اِخلاص درود شریف کا اَجر

"عَنْ عُمَیْرِ الأَنْصَارِیِّ وَکَانَ بَدْرِیًّا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ أُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ

---

4۔۔ صحیح مسلم، ج1، ص306، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

صَلَوَاتٍ"[5] ترجمہ: بدری صحابی حضرت عمیر انصاری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرا جو امتی دل سے اخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

## درود اور فرشتوں کی دعائے رحمت

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلّٰى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ"[6] ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

## رحمتیں برسنے، گناہ بخشنے اور درجات کی بلندی کا ذریعہ

---

5۔ السنن الکبری، ج9، ص31، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت / کشف الاستار، جلد 4 صفحہ 46، رقم الحدیث 3160 / معجم کبیر للطبرانی جلد 22، صفحہ 195، رقم الحدیث 513۔ امام نسائی نے بھی اسے "سنن کبری" جلد 6، صفحہ 21 پر اس اضافے کے ساتھ نقل کیا کہ "و رفعه به عشر درجات، و كتب له بها عشر حسنات، ومحا عنه عشر سيئات" یعنی اللہ تعالی اس (درود) کے بدلے دس درجات بلند فرمائے گا، دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔ اور مجمع الزوائد جلد 10، صفحہ 162 پر اس روایت کو نقل کرکے فرمایا کہ اس کے رجال (راوی) ثقہ ہیں۔

6۔ سنن ابن ماجہ، ج2، ص73، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ۔ امام عبد الرزاق نے "مصنف عبد الرزاق" جلد 2 (حدیث 3115)، صفحہ 215 پر حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالی اس پر رحمت نازل فرمائے گا (اب چاہے تم) کثرت سے درود پڑھو یا کم پڑھو۔ اس روایت کو بعض مختلف الفاظ کے ساتھ عامر بن ربیعہ کے طریق سے بھی روایت کیا گیا، (اس کے لیے) "القول البدیع" صفحہ 169 ملاحظہ کریں۔

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ"(7) ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ مٹاتا ہے۔

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ"(8) ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔

"عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا صَلّٰى عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِيْ صَلاَةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، إِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهَا

---

7-- المصنف، ج6، ص325، مطبوعہ دار التاج، لبنان / مسند احمد، جلد 3 صفحہ 102، حدیث 11587۔ اسے امام حاکم نے بھی "مستدرک للحاکم" جلد 1 (حدیث 2018)، صفحہ 550 پر روایت کر کے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے، امام بخاری اور مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی، امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

8-- السنن الکبری، ج2، ص77، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت / صحیح ابن حبان، جلد 3، صفحہ 185، حدیث 904۔

عَشْرُ سَيِّئَاتٍ "[9] ترجمہ: حضرت ابو بردہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی اپنی طرف سے صدقِ دل کے ساتھ درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے اوراس کے دس گناہ مٹادیتا ہے۔

## "سید المَلائکۃ" نے دُرود شریف کے متعلق کیا خبر دی؟

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ رَجُلًا يَتْبَعُهُ فَفَزِعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاتَّبَعَهُ بِفَخَارَةٍ وَمِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهُ، فَتَنَحّٰى، فَجَلَسَ وَرَاءَهُ حَتّٰى رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: "أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حَيْثُ وَجَدْتَنِيْ سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّيْ، إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ "[10] ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے، تو ساتھ جانے کے لیے کسی کو نہ پایا، تو سیدنا عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ گھبرا گئے اور آپ کے پیچھے کُوزے وغیرہ میں پانی لے کر گئے، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک جگہ بحالتِ سجدہ پایا، تو پیچھے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ

---

9۔۔ الجامع الکبیر، ج8، ص33، مطبوعہ الازھر الشریف، القاہرۃ۔ اور مجمع الزوائد جلد16، صفحہ 162 پر نقل کرکے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ اسے امام نسائی نے بھی "سنن کبریٰ" جلد 6 (حدیث 9892)، صفحہ 21 پر (کچھ الفاظ کے فرق سے) روایت کیا۔

10۔۔ المطالب العالیۃ، ج13، ص783، مطبوعہ دار العاصمۃ / مجمع الزوائد جلد10، صفحہ 161۔ اور اسے امام طبرانی نے "معجم صغیر" میں اور ضیاء المقدسی نے "المختارۃ" جلد1، صفحہ 186 پر نقل کیا۔

گئے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سرِ انور اٹھایا، پھر فرمایا: اے عمر! تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے حالت سجدہ میں دیکھ کر ایک طرف ہٹ گئے۔ بے شک جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: جو آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بھی بلند کر دے گا۔

## میں نے حضور ﷺ کو اِتنا خوش کبھی نہ دیکھا

"عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ مَسْرُوْرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا أَدْرِيْ مَتٰى رَأَيْتُكَ أَحْسَنَ بِشْرًا وَأَطْيَبَ نَفْسًا مِنَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَجِبْرِيْلُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِيْ السَّاعَةَ، فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ لِكُلِّ عَبْدٍ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً يُكْتَبُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَتُعْرَضُ عَلَيَّ كَمَا قَالَهَا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا دَعَا"(11) ترجمہ: حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خوشی کی حالت میں پایا، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے آج کے دن سے بڑھ کر زیادہ خوش آپ کو نہیں پایا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج مجھے اتنا خوش ہونے سے کون روک سکتا ہے (میں کیوں نہ خوش ہوں) کہ ابھی کچھ لمحہ پہلے جبریل میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ ہر اس بندے کے لیے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا

---

11۔۔ المصنف عبد الرزاق، ج2، ص214، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ اس حدیث کی متعدد روایات ہیں۔ اس کی تخریج کے لیے "القول البدیع" صفحہ 162 اور اس سے آگے ملاحظہ کریں۔

ہے، دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور جو وہ پڑھتا ہے مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور اس کی دعا کی مثل اس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

## ایسی بشارت کہ حضور ﷺ سجدہ ریز ہو گئے

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ لَا یُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَۃٌ اَوْ اَرْبَعَۃٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا یَنُوْبُہٗ مِنْ حَوَائِجِہٖ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ، قَالَ : فَجِئْتُہٗ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُہٗ ، فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِیْطَانِ الْاَسْوَافِ، فَسَجَدَ، فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، وَقُلْتُ : قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ ، قَالَ : فَرَفَعَ رَاْسَہٗ ، فَدَعَانِیْ ، فَقَالَ : مَالَکَ ؟ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ! اَطَلْتَ السُّجُوْدَ ، قُلْتُ : قَدْ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَ رَسُوْلِہٖ ، لَا اَرَاہُ اَبَداً ، قَالَ : سَجَدْتُ شُکْراً لِرَبِّیْ فِیْمَا اَبْلَانِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ، مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً مِنْ اُمَّتِیْ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ "[12] ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام میں سے پانچ یا چار صحابہ کرام آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ضروریات کی تکمیل کے لئے دن رات سائے کی طرح آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام تشریف لے جا چکے تھے، تو میں بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پیچھے چلا گیا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام اسواف کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے طویل سجدہ کیا، تو (یہ صورتِ حال دیکھ کر) میں نے کہا: اللہ

---

12۔۔ مسند ابی یعلی، جلد 2، صفحہ 164، مطبوعہ دار المامون للتراث، دمشق... یہ روایت" القول البدیع "صفحہ 156 پر بھی موجود ہے۔

تعالی نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک قبض کرلی ہے، (تو کچھ دیر بعد) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا سرِ انور اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! آپ نے طویل سجدہ کیا، تو میں نے کہا کہ اللہ پاک نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح قبض فرمالی ہے، اب میں انہیں کبھی نہیں دیکھ سکوں گا۔ تو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے میری امت کے معاملے میں جو مجھے راضی کیا، میں نے اس پر اپنے رب کے شکر کے لیے سجدہ کیا کہ میری امت میں سے جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

## جیسا درود، ویسا انعامِ الٰہی

"عَنْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ، وَعُرِضَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"(13) ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص آپ

---

13۔۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں امام زہری کی طرف منسوب کرکے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ان الفاظ کے ساتھ) روایت کیا: "عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ مُسْتَبْشِراً، فَقُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ لَعَلٰى حَالٍ مَا رَأَيْتُكَ عَلٰى مِثْلِهَا، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ، أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آنِفاً، فَقَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً كُتِبَ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَكُفِّرَ عَنْهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ، وَعُرِضَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" ترجمہ: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس حال میں کہ حضور علیہ السلام کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا، تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ایسی حالت میں ہیں کہ جس حالت میں میں نے آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور مجھے کیا چیز اس (خوشی) سے منع کرے کہ میرے پاس ابھی جبریل علیہ السلام

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ پر درود بھیجے گا، تو اللہ تعالی اس شخص پر اس کے قول (درود شریف) کی مثل لوٹا دے گا اور وہ (درود) اس شخص پر بروزِ قیامت پیش کیا جائے گا۔

## وہ فرشتے کہ جن کا کام ہی بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں دُرود پہنچانا ہے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ "[14] ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی کے زمین پر سیاحت (سیر) کرنے والے کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

## چہرہِ مصطفی ﷺ کی بشاشت اور فضیلتِ درود

"عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ، فَقُلْنَا: اِنَّا لَنَرَی الْبِشْرَ[15] فِیْ وَجْھِکَ، فَقَالَ: اِنَّہٗ اَتَانِیْ الْمَلَکُ

---

آئے تھے، تو عرض کی: اپنی امت کو خوشخبری دے دیجیے کہ جو بھی آپ علیہ السلام پر درود بھیجے گا، تو اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے اور اللہ تعالی اس شخص پر اس کے قول (درود شریف) کی مثل لوٹا دے گا اور وہ (درود) اس شخص پر بروزِ قیامت پیش کیا جائے گا۔

14-- یہ حدیث صحیح ابن حبان، جلد 3، صفحہ 195، حدیث نمبر 914 ۔ اور مستدرک للحاکم، جلد 2، صفحہ 421 پر بھی موجود ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور شیخین (امام بخاری و مسلم) نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

15-- مستدرک للحاکم میں البِشر کی جگہ البُشریٰ کا لفظ ہے۔

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْراً"

[16] ترجمہ: حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار تھے، تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! بے شک ہم آپ کے چہرہ مبارک میں خوشی دیکھ رہے ہیں، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اے محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی بھی امتی آپ پر درود بھیجے، تو میں (رب عَزَّوَجَلَّ) اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کا کوئی بھی امتی آپ پر سلام بھیجے، تو میں (رب عَزَّوَجَلَّ) بھی اس پر سلامتی نازل کروں۔

## کائنات کی ہر جگہ سے بارگاہِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں درود پہنچتا ہے

"عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْداً، وَلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ وَتَسْلِيْمَكُمْ يَبْلُغُنِيْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ" [17] ترجمہ: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

16۔۔ (سنن کبریٰ للنسائی، جلد 2، صفحہ 71، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت) یہ حدیث مستدرک للحاکم، جلد 2، صفحہ 420 پر بھی موجود ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور شیخین (امام بخاری و مسلم) نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

17۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 5، صفحہ 120، مطبوعہ ریاض، سعودیہ۔ یہ حدیث المطالب العالیۃ للعسقلانی، جلد 1، صفحہ 372 پر

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید کی طرح اور اپنے گھروں کو قبر کی طرح نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کہ بیشک تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہارا درود و سلام مجھ تک پہنچتا ہے۔

## درود و سلام پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت و سلامتی کا نزول

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ"[18] ترجمہ: حضرت

---

بھی موجود ہے۔ اور اسے امام احمد نے مسند احمد، جلد2، صفحہ 367 پر روایت کیا۔

18-- المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 222 ۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک للحاکم جلد 1، صفحہ 222 پر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں: " دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَتَبِعْتُهُ اَمْشِيْ وَرَاءَهُ، وَهُوَ لَا يَشْعُرُ، حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ، فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، وَاَنَا وَرَاءَهُ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ تَوَفَّاهُ، فَاَقْبَلْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جِئْتُهُ فَطَأْطَأْتُ رَأْسِيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ فَقُلْتُ: لَمَّا اَطَلْتَ السُّجُوْدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ تَوَفّٰى نَفْسَكَ، فَجِئْتُ اَنْظُرُ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَمَّا دَخَلْتُ النَّخْلَ لَقِيْتُ جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ" میں مسجد میں گیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے تشریف لے جا چکے تھے، تو میں آپ علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، جبکہ حضور علیہ السلام کو اس کا علم نہ ہوا۔ حضور علیہ السلام ایک باغ میں تشریف لے گئے، اور قبلہ رُخ ہو کر طویل سجدہ کیا اور اس وقت میں آپ علیہ السلام کے پیچھے تھا، (حضور علیہ السلام کا سجدہ اتنا طویل تھا کہ) میں نے گمان کیا کہ اللہ تعالی نے حضور علیہ السلام کو وفات دے دی، پھر میں چلتے ہوئے آگے کی طرف آپ علیہ السلام کے پاس گیا اور اپنے سر کو جھکا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اے عبد الرحمن! کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جب آپ نے طویل سجدہ کیا، تو مجھے خوف ہوا کہ

عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالی رحمت نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالی سلامتی نازل فرماتا ہے۔

## امتی کے سلام کا جواب

"رَوَی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ"[19] ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے، تو اللہ تعالی مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

## درود قلب و روح کی پاکیزگی ہے

"عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاۃً عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَکُمْ، وَاسْاَلُوْا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ، قَالُوْا: وَمَا الْوَسِیْلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قال: اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِیْ

---

آپ کا وصال ہو گیا، تو میں آپ کو دیکھنے کے لیے آیا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں آیا تو جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: جو آپ علیہ السلام پر سلام بھیجے گا، میں رب اس پر سلامتی نازل کروں گا اور جو آپ علیہ السلام پر درود بھیجے گا، میں رب اس پر رحمت نازل کروں گا ۔" امام حاکم فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند شیخین (امام بخاری و مسلم) کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

19۔۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 527، مطبوعہ مؤسسۃ قرطبہ، القاہرہ۔

الْجَنَّةِ، لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، اَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ هُوَ "[20] ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو کہ بیشک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے پاکیزگی ہے اور اللہ تعالی سے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ !وسیلہ کیا ہے ؟تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: وسیلہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے، جس کو صرف ایک ہی شخص پائے گا، مجھے امید ہے کہ (اس مقام کو پانے والا) میں ہی ہوں گا۔

## درود شفاعتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حصول کا ذریعہ ہے

"عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً، ثُمَّ سَلُوْا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ، فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجِنَّۃِ لَاتَنْبَغِیْ اِلَّالِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ، اَرْجُوْاَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ"[21] ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو سنو، تو جو وہ کہہ رہا ہو، تم بھی اس کی مثل کہو، پھر تم مجھ پر درود بھیجو کہ بیشک جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم اللہ تعالی سے میرے لیے "وسیلہ" کا سوال کرو کہ بیشک "وسیلہ" جنت کی ایسی منزل ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے ہی لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، تو

---

20۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد6، صفحہ 325، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض۔ ابوداؤد، جلد2، صفحہ 534 حدیث 2041 / سنن کبریٰ للبیہقی، جلد5، صفحہ 402 حدیث 10270۔

21۔۔ السنن الکبری للنسائی، جلد2، صفحہ 252، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ اس حدیث کو امام مسلم نے بھی صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 288 پر روایت کیا۔

جس نے میرے لیے "وسیلہ" کا سوال کیا، اس کے لیے شفاعت حلال ہو گئی۔

## دعا کی قبولیت کے لیے درود شریف بھی ضروری ہے

"عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّي، اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا الْمُصَلِّي اُدْعُ تُجَبْ"[22] ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پاس ایک شخص نے آکر نماز ادا کی ، پھر اس نے (یوں) دعا کی کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے نمازی! تم نے (دعا میں) جلدی کر دی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو، تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد کرو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی، تو اس نے اللہ کی حمد کی اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجا، تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس سے فرمایا: اے نمازی! (اب) دعا کر، تیری دعا قبول ہو گی۔

## جب تک درود نہ پڑھا جائے، دعا حجاب میں رہتی ہے

---

22۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 516، مطبوعہ شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر۔ معجم کبیر، جلد 18، صفحہ 308، حدیث 794۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

”عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ وَ آلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ ،فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَ دَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ رَجَعَ الدُّعَاءُ“[23] ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر دعا اور اللہ تعالی کے درمیان حجاب (پردہ) ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ (دعا کرنے والا) محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیج دے، توجب وہ محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجتا ہے، تووہ حجاب اٹھ جاتا ہے یا وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے اور جب وہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود نہیں بھیجتا، تو دعا واپس لوٹ آتی ہے۔

## دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے

”عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ“[24] ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بیشک دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے، اس دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں جاتا، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود نہ بھیج دو۔

## دعا کے اول و آخر اور درمیان میں درود شریف پڑھنے کا حکم

---

23۔۔ کنز العمال، جلد 2، صفحہ 88، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ۔ (اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 216 ،حدیث 1575 /1576 اور ابن جوزی نے "الترغیب والترھیب، جلد2، صفحہ 685 اور منذری نے "الترغیب والترھیب"، جلد 2، صفحہ 503 پر نقل کیا اور امام ہیثمی نے "مجمع الزوائد"، جلد10، صفحہ 160 پر اسے مختصراً نقل کیا اور اس کی نسبت امام طبرانی کی "الاوسط" کی طرف کی اور فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

24۔۔ سنن ترمذی، جلد1، صفحہ 614، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت۔ القول البدیع صفحہ 25۔

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ، فَاِنَّ الرَّاكِبَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْطَلِقَ عَلَّقَ[25] مَعَالِقَهُ وَمَلَأَ قَدْحًا مَاءً، فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَتَوَضَّأَ تَوَضَّأَ، وَاَنْ يَشْرَبَ شَرِبَ، وَاِلَّا اَهْرَاقَ، فَاجْعَلُوْنِيْ فِيْ وَسْطِ الدُّعَاءِ، وَفِيْ اَوَّلِهِ، وَ فِيْ آخِرِهِ“[26] ترجمہ: حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بناؤ کہ بیشک سوار جب جانے کا ارادہ کرتا ہے، تو اپنا سامان لٹکاتا ہے اور پانی کا پیالہ بھرتا ہے، پھر اگر اسے وضو کرنے یا پانی پینے کی ضرورت ہو، تو وہ وضو کرتا اور پانی پیتا ہے، وگرنہ پانی گرادیتا ہے، تو تم دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجو۔

## اپنے غم مٹانا چاہتے ہو تو درود پڑھو

”عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِيْ كُلَّهَا صَلَاةً عَلَيْكَ؟ قَالَ: اِذًا يَكْفِيْكَ اللهُ مَا اَهَمَّكَ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ“[27] ترجمہ: حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے

---

25۔۔ اصل کتاب میں عَلَّقَ کی جگہ عَلِیٌ کا لفظ ہے، جبکہ درست وہ ہے جو مصنف عبد الرزاق میں ہے اور محقق نے ایک نسخے میں اس کلمے (عَلِیٌ) کے وارد ہونے کا اشارہ دیا ہے۔

26۔۔ مصنف عبد الرزاق، جلد2، صفحہ 215، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ کشف الاستار، جلد4، صفحہ 45، حدیث 3156 / مجمع الزوائد، جلد10، صفحہ 155 / شعب الایمان، جلد2، صفحہ 216، حدیث 1578۔

27۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد6، صفحہ 325، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض، اس حدیث کو امام ترمذی نے بھی کچھ اضافے کے ساتھ بیان کیا۔

ذِکرواذکار کا سارا حصہ آپ پر درود بھیجنے پر لگادوں؟ تو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (اگر ایسا ہو جائے تو) پھر تمہارے دنیا اور آخرت کے غموں میں تمہیں اللہ تعالیٰ کافی ہوگا۔

## ہر وقت درود خوانی، سارے غم مٹاتی اور گناہ بخشواتی ہے

”عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ، قَامَ فَقَالَ: یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا اللّٰہَ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ، تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ، قَالَ اُبَیٌّ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ، فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ. قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ. قَالَ: قُلْتُ: النِّصْفَ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَیْنِ: قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ، قَالَ: اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ، وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ“[28] ترجمہ: حضرت اُبَیّ بن

---

28۔۔ سنن ترمذی، جلد4، صفحہ 218، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت۔ امام عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق میں جلد2 (حدیث3114) صفحہ 215 پر اس حدیث کو (ان الفاظ کے ساتھ) ابن عیینہ سے روایت کیا:” قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ رَبِّیْ، فَقَالَ: لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ عَبْدٌ صَلَاۃً اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَلَا اَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِیْ لَکَ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ، قَالَ: اَلَا اَجْعَلُ کُلَّ دُعَائِیْ لَکَ؟ قَالَ: اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ ھَمَّ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، تو اس نے کہا: جو شخص بھی آپ علیہ السلام پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا میں اپنی دعا کا نصف حصہ آپ (پر درود) کے لیے نہ رکھ لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو

کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب رات کا دو تہائی حصہ گزر گیا، تو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، تھر تھرانے والی آئے گی ،اس کے پیچھے، پیچھے آنے والی آئے گی، موت اپنی سختیوں کے ساتھ آئے گی، موت اپنی سختیوں کے ساتھ آئے گی۔ حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! بیشک میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، تو میں آپ پر کتنا درود بھیجوں؟ تو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جتنا تم چاہو۔ عرض کی کہ (اپنے اوراد و وظائف کا) چوتھا حصہ؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: جتنا تم چاہو، لیکن اگر تم اس سے بڑھالو ،تو بہتر ہے۔ عرض کی کہ (اپنے اوراد و وظائف کا) نصف حصہ؟ تو ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو، لیکن اگر تم اس سے بڑھالو، تو بہتر ہے۔ عرض کی کہ (اپنے اوراد و وظائف کا) دو تہائی حصہ؟ تو ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو، لیکن اگر تم اس سے بڑھالو، تو بہتر ہے۔ تو عرض کی کہ میں (اپنے اوراد و وظائف کا) کل حصہ آپ پر درود بھیجوں گا۔ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: پھر یہ تمہارے غموں کو کافی ہو گا اور تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

## درود اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا وجوب

"عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ عِنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

---

کرلو)۔ عرض کی: کیا میں اپنی دعا کا کل حصہ آپ (پر درود) کے لیے نہ رکھ لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: (اگر ایسا ہو تو) پھر اللہ تعالی تمہیں تمہارے دنیا و آخرت کے غموں کے لیے کافی ہو گا۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ"[29]ترجمہ: حضرت رویفع بن ثابت رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّى الله تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے محمد صَلَّى الله تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجا، پھر یوں کہا کہ "اے اللہ! محمد صَلَّى الله تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں قربت والے مقام پر فائز فرما" تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

## درود خواں اور اُس کے والد کا نام بارگاہِ مصطفی ﷺ میں پیش ہوتا ہے

جو درود پڑھے، اس کا اور اس کے والد کا نام حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

"عَنْ يَاسِرِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكاً أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا بَلَغَنِيْ بِإِسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيْهِ، هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ"[30]ترجمہ: حضرت یاسر بن عمار رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى الله تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے میری قبر پر ایک ایسا فرشتہ مقرر کیا ہے، جس کو تمام مخلوق کو سننے کی قوت عطا کی ہے، تو مجھ پر قیامت تک جو شخص بھی درود بھیجے گا، تو وہ مجھے اس شخص اور اس کے والد کے نام کے ساتھ پہنچے گا کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ کی بارگاہ میں درود بھیجا ہے۔

---

29۔ کشف الاستار، جلد4، صفحہ 45، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی اس حدیث کو مستدرک للحاکم جلد2 (حدیث3578) صفحہ 421 پر نقل کر کے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے، امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی، امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

30۔ کشف الاستار، جلد4، صفحہ 47، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ یہ حدیث مجمع الزوائد، جلد10، صفحہ 162 پر بھی موجود ہے۔ اور اس کی نسبت امام طبرانی کی "معجم اوسط" اور "معجم کبیر" کی طرف کرتے ہوئے فرمایا: ان روایات کی سند صحیح ہے۔

"عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيْمَائِكُمْ، فَاَحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ "[31] ترجمہ: حضرت مجاہد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک تم مجھ پر اپنے ناموں اور نشانیوں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہذا مجھ پر اچھی طرح درود بھیجو۔

## مسجد میں داخل ہوتے وقت حضور ﷺ پر سلام بھیجنے کا حکم

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَا عِدْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ "[32] ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، تو نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجے اور یوں عرض کرے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے، تو بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر سلام بھیجے اور یوں عرض کرے: اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور فرما۔

## درود پڑھنا دعاؤں کی حفاظت اور رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

"عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: صَلَاتُكُمْ عَلَيَّ مُحْرِزَةٌ لِدُعَائِكُمْ،

---

31۔۔ مصنف عبد الرزاق، جلد2، صفحہ 214، مطبوعہ المجلس العلمی، الهند۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 162۔

32۔۔ السنن الکبریٰ للنسائی، جلد 9، صفحہ 40، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

وَمِرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ وَزَكَاةٌ لِأَبْدَانِكُمْ"[33] ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا، تمہارے رب کی رضا اور تمہارے بدن کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

## قیامت کی سختیوں سے جلد نجات کون پائے گا؟

"رَوٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِيْ دَارِ الدُّنْيَا"[34] ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: قیامت کے دن اس کی سختیوں اور حساب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے والا ہوگا۔

## درود شریف لکھنے کی فضیلت

"عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَتَبَ عَنِّيْ عِلْماً وَكَتَبَ مَعَهٗ صَلَاةً عَلَيَّ ، لَمْ يَزَلْ فِيْ اَجْرِ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ

---

33۔۔ القول البدیع، جلد 1، صفحہ 133، مطبوعہ دار الریان للتراث۔ امام سخاوی نے اس حدیث کو القول البدیع میں ذکر کر کے اس کی نسبت دیلمی کی طرف کی، اور فردوس للدیلمی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، (جس میں یہ الفاظ ہیں): صَلَاتُكُمْ عَلَيَّ مُجَوِّزَةٌ لِدُعَائِكُمْ وَمِرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ وَزَكَاةٌ لِأَعْمَالِكُمْ "ترجمہ: تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو پار لگانے والا، تمہارے رب کی رضا اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

34۔۔ الفردوس للدیلمی، جلد 5، صفحہ 277، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ الترغیب والترھیب لابن الجوزی، جلد 2، صفحہ 689، حدیث 1660۔

الْكِتَابُ "(35) ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود بھی لکھا، تو جب تک وہ لکھا ہوا پڑھا جائے گا، اس شخص کو ثواب ملتا رہے گا۔

## جب تک درود لکھا رہے گا، فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَاب، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ "(36) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا، تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

## درود شریف نہ پڑھنے والا شخص "کنجوس" ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:اِنَّ الْبَخِیْلَ الَّذِیْ اِنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ "(37) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بخیل وہ ہے کہ جس کے

---

35-- شرف اصحاب الحدیث، جلد 1، صفحہ 35، مطبوعہ دار احیاء السنۃ النبویۃ، انقرۃ۔ امام سخاوی نے اس روایت کو "القول البدیع" میں اور علامہ زبیدی نے اسے "اتحاف السادۃ المتقین" میں امام طبرانی کی "معجم اوسط" کی طرف نسبت کی ہے۔

36-- مجمع الزوائد، جلد 1، صفحہ 136، مطبوعہ مکتبۃ القدسی، القاہرۃ۔ / الترغیب والترہیب للمنذری، جلد 1، صفحہ 144۔ دونوں نے اس روایت کی نسبت امام طبرانی کی طرف کی۔

37-- السنن الکبری للنسائی، جلد 9، صفحہ 28، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ صحیح ابن حبان، جلد 3، صفحہ 189، حدیث 909 / المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 549، حدیث 2015۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے، امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

پاس میرا ذکر ہو، تو وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

## جس مجلس میں حضور ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے، اُن کی مثال

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَتَفَرَّقُوْا عَنْ غَیْرِ صَلَاۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَلٰی اَنْتَنٍ مِنْ رِیْحِ الْجِیْفَۃِ"(38) ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود پاک پڑھے بغیر اٹھ گئے، تو گویا وہ مردار کی بُو پر سے اٹھے۔

## درود شریف نہ پڑھنا بے وفائی ہے

"عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ"(39) ترجمہ: حضرت قتادہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول

---

38-- السنن الکبری للنسائی، جلد9، صفحہ 29، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ اس حدیث کو امام احمد نے مسندِ احمد، جلد 2 (حدیث 9649)، صفحہ 463 پر روایت کیا اور امام ابن حبان نے صحیح ابن حبان، جلد 2 (حدیث 591)، صفحہ 352 پر حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے (ان الفاظ کے ساتھ) روایت کیا: "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما قعد قوم مقعدا لا یذکرون اللہ فیہ و یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الا کان علیھم حسرۃ یوم القیامۃ و ان ادخلوا الجنۃ للثواب" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں، جس میں اللہ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجا، تو وہ مجلس ان کے لیے بروزِ قیامت حسرت کا باعث ہو گی اگرچہ وہ ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیے جائیں۔

39-- مصنف عبد الرزاق، جلد2، صفحہ 216، المکتب الاسلامی، بیروت۔ اس حدیث کو امام سخاوی نے القول البدیع صفحہ 215 پر نقل کیا اور فرمایا: اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور ابن حجر ہیتمی نے اسے "الدر المنضود" میں ذکر کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن

اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جفا یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

## جو درود شریف پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ ، خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃَ"(40) ترجمہ: حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر سن کر درود نہ پڑھنے کی مذمت

"عَنْ اَنَسٍ قَالَ ارْتَقٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَلَی الْمِنْبَرِ دَرَجَۃً فَقَالَ: آمِیْن ثُمَّ ارْتَقٰی دَرَجَۃً فَقَالَ: آمِیْن، ثُمَّ ارْتَقٰی الثَّالِثَۃَ فَقَالَ: آمِیْن ثُمَّ اسْتَوٰی فَجَلَسَ، فَقَالَ اَصْحَابُہٗ: اَیْ نَبِیَّ اللّٰہِ! عَلٰی مَا اَمَّنْتَ ؟ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ: رَغِمَ اَنْفُ اِمْرَئٍ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ، قَالَ: قُلْتُ آمِیْن، وَرَغِمَ اَنْفُ اِمْرَئٍ اَدْرَکَ رَمَضَانَ لَمْ یُغْفَرْ لَہٗ، قَالَ: قُلْتُ آمِیْن، وَرَغِمَ اَنْفُ اِمْرَئٍ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ قَالَ: قُلْتُ آمِیْن"(41) ترجمہ: حضرت انس

---

ہے اور سوائے ایک راوی کے اس کے سارے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

40۔ معجم کبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 180، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل۔ سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 294، حدیث 908 / سنن کبری للبیہقی، جلد 9، صفحہ 481، حدیث 19177۔

41۔ المطالب العالیہ، جلد 13، صفحہ 789، مطبوعہ دار العاصمہ، دار الغیث، السعودیہ۔ صحیح ابن حبان، جلد 2، صفحہ 140، رقم الحدیث 409 / معجم کبیر للطبرانی، جلد 11، صفحہ 68، رقم الحدیث 11115۔

رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف فرما ہوئے ، جب پہلے درجے پر پہنچے ، تو آمین فرمایا، پھر جب دوسرے درجے پر پہنچے، تو آمین فرمایا، پھر جب تیسرے درجے پر پہنچے تو آمین فرمایا، تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ! آپ نے کس بات پر آمین فرمایا؟ تو رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام آئے اور کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا ساتھ پایا، لیکن (ان کے سبب) جنت میں داخل نہ ہو سکا، تو میں نے آمین کہا، پھر حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان شریف کا مہینا پایا، لیکن اس کی بخشش نہ ہو سکی، تو میں نے آمین کہا، پھر حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور اس نے درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے آمین کہا۔

## درود شریف کیسے پڑھا جائے؟

"عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ : اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ : اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَکَیْفَ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ؟ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَلسَّلَامُ کَمَا قَدْ

عُلِّمْتُمْ "[42] ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے پاس سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک مجلس میں تشریف لائے، تو حضرت بشیر بن سعد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: اللہ پاک نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہم کس طرح درود پاک پڑھیں؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے یہ تمنا کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا، پھر رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (یوں پڑھو کہ) اے اللہ تو حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر تمام جہانوں میں اس طرح درود بھیج جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر بھیجا اور حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر تمام جہانوں میں اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر نازل فرمائی، بے شک تو سراہا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اور سلام بھیجنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو درودِ پاک کا ہے۔

## درود خواں کے لیے قیامت کے دن حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گواہی

"عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللہِ! کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ فَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِہٖ[43] وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا

42۔ مؤطا امام مالک، جلد 1، صفحہ 165، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ اس حدیث کو امام مسلم نے بھی صحیح مسلم، جلد1، صفحہ 305 پر روایت کیا۔

43۔ مسلم شریف کی روایت میں " ازواجہ "کی جگہ " وعلی ازواجہ "کے الفاظ ہیں۔

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"[44] ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! ہم آپ پر کس طرح درودِ پاک پڑھیں؟ تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یوں پڑھو کہ اے اللہ حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کی ازواج و اولاد پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجا اور حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کی ازواج و اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو سراہا گیا اور بزرگی والا ہے۔

## پہلے درود پڑھو پھر دعا کرو

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ شَهِدْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ وَشَفَعْتُ لَهٗ"[45] ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ کہا: اے اللہ! تو حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر اس

---

44۔۔ مؤطا امام مالک، 2 صفحہ 229، مطبوعہ ابو ظبی، الامارات۔ اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 306 پر روایت کیا۔

45۔۔ (الادب المفرد، صفحہ 223، مطبوعہ القاہرہ۔ القول البدیع، صفحہ 63

طرح درود بھیج، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی آل پر بھیجا اور حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر اس طرح برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی آل پر نازل فرمائی اور حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر اس طرح رحمت فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی آل پر رحمت فرمائی، تو میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت فرماؤں گا۔

”عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ؟ فَقَالَ : صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِيْ الدُّعَاءِ ، وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ“(46)

ترجمہ: حضرت زید بن خارجہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا؟ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود پاک پڑھو اور کثرت سے دعا کرو اور یوں کہو: اے اللہ! حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر درود بھیج۔

---

46۔ السنن الکبری للنسائی، جلد 2، صفحہ 75، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ اس حدیث کو امام احمد نے بھی مسند احمد، جلد 1 (حدیث 1716)، صفحہ 199 پر روایت کیا۔